146206 ـ بچے کا پہلا روزہ رکھنے پر جشن منانا

سوال

ہمارے ملك ميں رواج ہے كہ جب كسى خاندان والوں كا بچہ يا بچى پہلا روزہ ركھتا ہے تو خاندان والے اس كى مناسبت سے افطارى كى دعوت كرتے ہيں جس ميں خاندان كے سب افراد كو مدعو كيا جاتا ہے، اور اسے بچہ كا پہلا روزہ ركھنے كا جشن كے نام سے موسوم كيا جاتا ہے، ميں درج ذيل اشياء معلوم كرنا چاہتا ہوں:

اول:

اس طرح كى دعوت اور تقريب منانے كا شرعى حكم كيا ہے اور اگر اس تقريب كى دعوت كى جائے تو كيا اسے قبول كرتے ہوئے كھانا كھانا جائز ہے ؟

دوم:

كسى معين جگہ پر افطارى كى دعوت كى تقريبات منانے كى سوچ كيسى ہے ؟

سوم:

اكثر مساجد ميں ستائيس رمضان كى رات قرآن مجيد ختم كيا جاتا اور مساجد ميں مٹھائى تقسيم كى جاتى ہے؛ اس كے متعلق اسلامى حكم كيا ہے ؟

اللہ تعالى آپ كى جہود و سعى قبول كرتے ہوئے آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بچے يا بچى كے پہلا روزہ ركھنے كى تقريب منانے ميں ان شاء اللہ كوئى حرج نہيں، ليكن صرف اسے ايك بار پر ہى منحصر كيا جائے اور ہر برس بار بار نہ منايا جائے، بچے كى اس اطاعت تك پہنچنے كى خوشى منانے ميں كوئى حرج نہيں.

اور اسى طرح بچے كو ايسا كرنے پر ابھارنے اور اسے سمجھانے كے ليے بھى اس طرح كرنے ميں كوئى حرج نہيں ہے كہ اسے يہ سمجھايا كہ تمہارى زندگى ميں روزہ ركھنا ايك عظيم واقعہ ہے جس كى تم ابتدا كر رہے ہو اور ہر برس رمضان كے روزے ركھنا ہيں.

اور یہ ایك ایسی نعمت ہے جس پر اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے، بعض اہل علم نے ہر قسم کی خوشی حاصل ہونے کے وقت کھانے کی دعوت پکانے کو مستحب قرار دیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ بچے کے قرآن مجید ختم کرنے پر دعوت کی جائے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (89705) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

اگر افطاری کی دعوت میں جمع ہونے کا مقصد آپس میں محبت و الفت پیدا کرنا ہو، اور خاص کر جب افطاری کی دعوت میں شامل ہونے والے آپس میں عزیز و اقارت اور رشتہ دار ہوں، یا پھر دور رہنے والے، اور یہ دعوت افطار ان میں ایك دوسرے سے تعلق قائم رکھنے اور آپس میں رحمدلی کرنے پر ابھارتی ہو، اور مسلمان خاندان میں ایك دوسرے کے ساتھ زیادہ ربط پیدا کرنے کا باعث ہو.

یا پھر اس میں مسلمانوں کو کھانا کھلانے اور افطاری کرانے میں معاونت ہوتی ہو، یا اس طرح کے دوسرے صحیح مقاصد ہوں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ ایك اچھا کام ہے، مقاصد کے اعتبار سے اس میں رغبت دلائی جائے.

لیکن اس میں یہ اعتقاد نہیں رکھنا چاہیے کہ یہ اصل میں سنت ہے، یا اس دعوت میں شامل ہونے والے اسے دوسرے شرعی تہوار کی طرح کوئی تہوار نہ بنا لیں، کہ وہ کسی معین دن یا پھر معین طریقہ پر جمع ہونا شروع ہو جائیں اور یہ خیال کرنے لگیں کہ اسے شریعت میں کوئی خاص فضیلت حاصل ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

مساجد میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہر جمعرات کے دن افطاری کا انتظام ہوگا جو بھی افطاری کرنا چاہے وہ مسجد میں آ کر افطاری کر سکتا ہے، اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس اعلان میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ خیر و بھلائی کا اعلان ہے جس کا مقصد نہ تو خرید و فروخت ہے اور نہ ہی کچھ اور، بلکہ حرام تو یہ ہے کہ مساجد میں خرید و فروخت کا اعلان کیا جائے، یا پھر کرایہ وغیرہ کا اعلان جن امور کے لیے مساجد نہیں بنائی گئیں، لیکن خیر و بھلائی اور کھانا کھلانا اور صدقہ میں کوئی حرج نہیں.

رہا یہ مسئلہ کہ آیا یہ اجتماع عبادت کے لیے جمع ہونے کے غیر مشروع اجتماع میں شامل ہوتا ہے یا نہیں، حقیقت میں انہوں نے اجتماعی روزہ رکھنے کا اعلان نہیں کیا، بلکہ انہوں نے تو صرف افطاری کا اعلان کیا ہے، اس میں

کوئی حرج نہیں، واللہ تعالی اعلم " انتہی

سوم:

رمضان المبارك کی ستائیسویں رات آخری عشرہ کی رات ہے، جس میں لیلۃ القدر ہو سکتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح فرمان کے مطابق یہی ہے کہ آخری عشرہ میں طاق رات میں ہوتی ہے، لیکن یہ ہے کہ لیلۃ القدر متعین نہیں کی گئی کہ یہ ستائیسویں رات میں ہی ہے.

صحیح یہی ہے کہ یہ رات منتقل ہوتی رہتی ہے اور باقی طاق راتیں بھی اس میں شامل ہے کبھی ستائیسویں اور کبھی دوسری میں ہوگی، لیکن ستائیسویں رات کی امید زیادہ ہے.

اس بنا پر بالجزم یہ کہنا کہ لیلۃ القدر ہمیشہ ستائیسویں رات میں ہوتی ہے صحیح نہیں، اور نہ ہی ایسا اعتقاد رکھنا چاہیے، اور اگر اس رات میں لیلۃ القدر کی زیادہ امید رکھتے ہوئے اس رات زیادہ عبادت کرے اور زیادہ جدوجھد کرے تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے.

لیکن اسے قرآن مجید ختم کرنے کے لیے مخصوص کر لینا ایسا عمل ہے جو نہیں کرنا چاہیے، تا کہ لوگ یہ اعتقاد نہ رکھنا شروع کر دیں اور بالجزم کہنے لگیں کہ یہی لیلۃ القدر ہے، اس کے متعلق تو ہمارے علم میں سلف سے کوئی دلیل نہیں.

رہا مٹھائی تقسیم کرنا تو ہمارے علم کے مطابق اس کی کوئی دلیل نہیں، ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اسے ایك قسم کا تہوار بنا لیا گیا ہے، اس لیے اس کی تخصیص کرنا مشروع نہیں ہے، بلکہ عمدا اس رات میں یا پھر کسی اور رات میں ایسا کرنا مشروع نہیں، کیونکہ اسے کوئی فضیلت حاصل نہیں.

اور اگر مٹھائی تقسیم کرنے کا مقصد ان بچوں میں محبت و مودت اور ان کے ساتھ احسان کرنا ہے تو بھی اسے اس رات کے ساتھ مخصوص نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جب بھی اس کی ضرورت ہو ایسا کرنا مشروع ہوگا.

واللہ اعلم .